

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ۚ وَاللَّهُ

بِهِرَى طَرَفًا ۚ (لوگوں تک پہنچا دو اگر ایک ہی آیت میں یہ سورہ)

فتوے



کو احرام سے

مجاہد خاتم انوار مفتاح الدین عرف کوہ پورہ



ایم اے آزاد رقم گوہرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي الْغَالِبِينَ

میری طرف سے (لوگوں تک پہنچا دو اگر ایک ہی آیت بھی کیوں نہ ہو)

فتوے

کو احرام سے

منجانب خادم الفقراء شمس الدین صرف صرافہ بازار

ایم اے آزاد رقم گزیرہ



## مسئلہ نمبر ۱

خدمت جناب شاہ صاحب محمد طفیل صاحب مفتی شہر گوجرانوہ  
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں یہ جو  
اخبار میں آیا ہے۔ گوا کالا کھانا جائز ہے۔ اور ایک شہر جو کہ  
سمر گودھا کے نزدیک ہے۔ وہاں بہت سے علماء اؤں نے کھایا  
ہے۔ اور کھانے کا فتویٰ بھی دیا ہے۔ اور ہمارے علمائے لوگ  
بہت جھگڑتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے یہ حرام ہے۔ کوئی کہتا ہے  
کیا ہمارے اہل سنت حنفیوں کے نزدیک کالا گوا کھانا حرام  
ہے یا حلال ہے۔ یہ ہمارا فیصلہ آپ پر ہے۔ آپ کے فتویٰ کو  
ہمارے لوگ مان لیتے ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض  
ہے۔ آپ برائے مہربانی اس مسئلہ کا فیصلہ کر دیں۔ اور مہر لگا  
کر عنایت کریں۔ تاکہ ہمارے لوگ سمجھ سکیں یہ فتویٰ شاہ محمد طفیل  
صاحب کلب ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ والسلام علیکم  
نوٹ:- پورے ثبوت یعنی قرآن کریم یا حدیث پاک

سے یا امام صاحبان فتویٰ پر فتویٰ دیں۔ تاکہ یہ ہے تاکہ باقی  
کوئی گنجائش ہی نہ رہے۔

غلام سرور نیو پلاٹ گوجرانوہ

## مسئلہ نمبر ۲

ایک آدمی اپنی عورت کو بیک وقت تین طلاق دیتا ہے  
اس کے بعد وہ مل جانا چاہتے ہیں۔ کیا اب حلالہ کی ضرورت  
ہے۔ یا ویسے ہی کفارہ کے ساتھ پہلے ہی آدمی کے گھر رہ  
سکتی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ حلالہ کے بغیر حرام ہے۔ بعض  
علماء کہتے ہیں۔ کہ پہلے آدمی کے گھر رہ سکتی ہے۔ حلالہ کی  
کوئی ضرورت نہیں۔ کیا ہمارے علماء کرام حنفیوں کے نزدیک  
اس کا کیا فیصلہ ہے۔ اظہار فرمادیں تاکہ یہ ہے۔ والسلام علیکم  
آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

غلام سرور نیو پلاٹ گوجرانوہ



# الجواب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
 صورت مسئلہ کے پیش نظر چونکہ فتویٰ کا تعلق  
 مسلک اہل السنۃ و الجماعت حنفیہ سے ہے۔ اور گوجرہ میں  
 اکثریت سے لوگوں کا یہ خیال پختہ قائم ہو چکا ہے۔ کہ اس شہر میں  
 اس مسلک حنفیہ کا مرکز جامعہ چراغیہ واقعہ یلوے پھاٹک ہے  
 جہاں عام لوگوں کے خیال کے مطابق فقہ حنفی کے ایک عالم قیام  
 رکھتے ہیں۔ اور اہل شہر کی بھرپور امداد سے اسلامی کتب خانہ  
 بھی وسیع پیمانہ پر موجود ہے۔ اور اس کے برعکس لوگ اس ناچیز  
 کو اہل سنت حنفی خیال نہیں کرتے مذکورۃ الصدر علماء کی قسم کے  
 لوگوں کے اس طرح کی خلاف واقعہ و پیگندہ پر یقین کیے جاتے ہیں  
 لہذا دین صورت حال اس ناچیز کا فتویٰ صادر کرنا ایسے عوام  
 لوگوں کے لئے کچھ مفید طلب نہ ہو گا۔ بخلاف جامعہ چراغیہ کے  
 بزرگوں کے ان کا فتویٰ بوجہ عقیدت عام اکثریت قبول ہو گا۔ اللہ  
 اس ناچیز کی مخلصانہ رائے یہ ہے۔ کہ فتویٰ ہذا ان بزرگوں  
 سے حاصل کیا جائے۔ وہ کتاب اور باب اور صفحہ تک حوالہ  
 انشاء اللہ دیں گے۔ جس سے کوا کے بارے میں تفصیلی حکم

شرع عوام الناس کو معلوم ہو جائیں۔

سید محمد طفیل گیلانی گوجرہ

# الجواب مسئلہ نمبر ۱

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی اَکْمَالِهِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ  
 تَعَالٰی عَلَیْہِمْ وَاٰلِہٖمْ وَاَصْحَابِہِمْ وَسَلٰم۔

مولوی مذکور مسئلہ شاہ طفیل صاحب سے مسائل شرعیہ  
 کا سوال تھا۔ اور اس کو جواب دینا واجب و لازم تھا۔ مگر  
 جواب لکھنے کی بجائے انکار لکھ کر فقیر پر تعصیر عفرلہ اللہ  
 التقدير کو سوال نامہ تفویض کر دیا۔ مولوی مذکور کے جواب  
 مسائل مذکورہ سے ٹال مٹول اور انکار کرتے اور اپنے مذہبی  
 مخالفت کی طرف مسائل و مسائل کو بھیجنے سے خوب واضح و  
 ظاہر ہو گیا کہ مولوی مذکور شاہ طفیل کو حلال و حرام کی پردہ  
 نہیں اور وہ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب  
 سے عاجز نہ ہے۔ وہ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے اور  
 مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے ہیں۔ اور جواب کے



وقت نموشی پالتے ہیں۔ ان کی اس دستی تحریری حلت و حرمت سے لاعلمی کے ثبوت کے بعد ان کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ شہر و مضافات شہر میں فتوے جاری کریں۔ بلکہ جیسے مذکورہ مسائل کے جوابات حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم جامعہ چراغیہ کے متعارف ہوئے ہیں۔ دیگر علوم و مسائل کے ادراک کے لئے بھی جامعہ ہی کی تلمیذی دستاوردی اختیار کریں۔ بعد ازاں خطاب مفتی سے خود کو نامزد کریں۔

① راجہ موذی خدیث پرندہ ہے۔ اسلامی طبیعتیں اس فاسق جانور سے نفرت کرتی ہیں۔ اور اس کو مکروہ و خبیث جانتی ہیں۔

در مختار میں ہے۔ وَالْخَبِيثُ مَا اسْتَحْبَبْتُهُ الطَّبَّاعُ السَّيِّئَةُ۔ خبیث وہ چیز ہے جس سے طبائع سلیمہ (اسلامی طبیعتیں) گھناہیں اور اس کو مکروہ و خبیث جانتی ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔ وَجَعَلْنَاهُمْ الْطَّيِّبَاتِ وَجَعَلْنَاهُمْ عَلَىٰ خَبَائِثِهِ (اور وہ رسول نبی امی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سقری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا) پھر قرآن مجید دوسرے مقام پر ناظر ہے۔ وَ مَا تَلَکُمْ عَنْهُ فَاَنْتُمْ هَؤُلَاءِ (اور جس سے تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتیں باز رہو)

ابن ماجہ باب الغراب میں حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سانپ فاسق (خلیث بے حکم) ہے۔ اور عقرب (بچھڑ) فاسق ہے۔ اور فارہ (چوہا) فاسق ہے اور غراب (کوہ) فاسق ہے۔ تو حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم سے سوال کیا گیا کہ کیا غراب (کوہ) کھانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئے کو فاسق (بے حکم خلیث) فرمایا۔ تو حضور

کے اس ارشاد عالی کے بعد کون کون کھا  
سکتا ہے ؟

اسی باب میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ وَ اللّٰهُ مَا هُوَ  
مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۔ خدا کی قسم کوا طہیات (حلال  
چیزوں) سے نہیں ہے ۔ وَ مَنْ يَأْكُلُ الْعُرَابَ  
اور کوا کون کھا سکتا ہے ۔ وَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْقَاهُ جَبَكُ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو  
خلیث فاسق قرار دیا ہے ۔

ثابت ہوا کہ کوا فاسق حرام ہے ۔ اس سے  
بچنا ضروری امر ہے ۔

## فَاتِلَا

کوا خور حضرات کو کم از کم احادیث طہیہ کے سیاق  
و سباق مفہوم و مضمون پر غور و خوض کر لینا چاہیے

تھا ۔ کہ اگر یہ موذی خبیث پلید جانور حلال ہوتا ۔ تو رسول  
کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے حیوانات خبیثہ (سانپ  
بچھو چوہا) کے حکم میں کیونکر طحق فرماتے ۔ انہیں چاہیے  
کہ اگر کوا حلال ہے ۔ تو پھر ملوقات کوا دیگر حرام  
چیزیں چوہا بچھو اور سانپ بھی خوب لطف اندوز  
ہونے کے لئے کھایا کریں ۔ کہ وہ بھی فسق و حرمت  
اور بے حکم ہونے میں کوا کے حکم میں شامل ہیں ۔ اور  
روایت واحدہ میں جمع کئے گئے ہیں ۔

## وَجْهٌ مُّغَالَطٌ

کوا کی ایک قسم ایسی ہے ۔ جس کو شرع مطہر نے  
حلال قرار دیا ہے ۔ جس کو اصطلاح اہل شرع میں  
عُرَابُ الشَّرَّاحِ کہتے ہیں ۔ یعنی کھیتی کا کوا جو محض  
دانہ کھاتا ہے ۔ نجاست نہیں کھاتا ۔ دھڑ سب کے نزدیک  
حلال ہے ۔

چنانچہ دُرِّ مختار میں ہے ۔ وَ حَلَّ عُرَابُ الشَّرَّاحِ



الَّذِي يَأْكُلُ الْحَبَّ - یعنی کھیت کا کوا حلال ہے جو دانہ کھاتا ہے - (یعنی نجاست خور نہیں آبادی میں نہیں آتا - صغیر الجثہ بمثل فاختہ ہوتا ہے -

(غایۃ الاوطار)

کوا کھانے والے دیوبندی علماء حضرات نے اس مقام پر غلطی کھا کر زراعت معروفہ حرام کو حلال قرار دے دیا - اور رسالوں کتابوں میں حلت و جواز کے فتوے شائع فرما دیئے - جب علماء عظام و عوام اہل اسلام کی طرف سے سرزنش و تردید تبلیغ کے مورد ہوئے تو مشکل میں پڑ گئے - کہ نہ تو کتابیں جلا سکیں - اور نہ ہی یہ غلط مضمون و فتویٰ واپس لے سکیں - کہ نظر عوام میں ان کی مولویت پر دھبہ لگتا ہے - لہذا اپنے غلط فتویٰ پر جمع گئے - اور مصر رہے - اور کوا کھانے کو کارِ ثواب لکھنے لگے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ مصنف مولوی رشید احمد گنگوہی کے صفحہ نمبر ۴۹۳ پر اس سوال کے جواب میں کہ زراعت معروفہ (کوا سیاہ جو ہمارے ملک

میں مشہور و معروف ہے) کو جس جگہ اکثر لوگ حرام جانتے ہوں - اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں - تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا - یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

تو جواب میں فرماتے ہیں ثواب ہوگا فقط - بظاہر یہی وجہ مغالطہ ہے - کہ ان حضرات نے حرام کوا کو حلال قرار دے دیا -

وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُولُهُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ - وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی عِلْمًا نَافِعًا وَفَهْمًا حَامِلًا وَرِئَاسًا طَيِّبًا بِحَاۡلِ حَبِيْبِهِ قَاسِمِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ التَّوْبِخِ وَالتَّضَلُّلِ ۝

مزید تفصیل و تحقیق مقصود ہو - تو رسالہ طیبہ ”وقع زریخ زراعت الملقب بلقب راسی زراعتیاں“ ملاحظہ فرمائیں -



## الجواب مسئلہ نمبر ۲

طلاق ثلاثہ کے بعد میاں بیوی کے مابین زوجیت کا تعلق مطلقاً منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر بار دیگر زوجیت کا رشتہ قائم کرنا چاہیں۔ تو شرع مبارک نے اس کے لئے حلالہ کی صورت تجویز فرمائی ہے۔ مذہب مہذب احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیم میں مادیوں حلالہ کے ان کے درمیان زوجیت برقرار قائم نہیں ہو سکتی۔ اور یہی مسلک برحق ہے۔ اور جو علماء بیکل اقول مسوہاء طلاق ثلاثہ کے بعد حلالہ کو ضروری و لازم نہیں جانتے۔ ان کا قول باطل صریح نص قرآنی و اجماع کے مخالف و مصادم ہے۔ اس پر عمل کرنا فتح باب زنا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اللہ عز و جل قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

الطَّلَاقُ مَوْتَانِ ۝ فَاِمْسَاكِ بِلَعْرَوْتِ اَوْ لِنَسْرَتِهِ ۝  
 باِحْسَانٍ ط طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے)  
 دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ رد کر لینا  
 ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور فرماتا ہے  
 فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهَا مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ  
 غَيْرَهَا ط فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا  
 اَنْ يَتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ ط

وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝  
 پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت  
 اسے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے شوہر  
 سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق  
 دے دی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں  
 نکاح کر لیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ اللہ کے حدود کو  
 قائم رکھیں گے۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں۔ ان  
 لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے۔ جو سمجھ دار ہیں۔  
 وہ محمد شریف میں ہے۔ کَا يَنْكِحُ مُطْلَقَةً  
 مِنْ نِكَاحٍ مَحْظُورٍ ۝ ۱۱۱۱۱۱ ۝ بِهَا اَيُّ بِالثَّلَاثِ





# درود شریف

الصلوة والسلام عليك وعلى آلائك يا رسول الله

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد  
 كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم  
 ائنا نرجو رحمتك حميد  
 اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد  
 كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم  
 ائنا نرجو رحمتك حميد